تحریر: ضیغمِ احرار شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ
نظرثانی و اضافہ: سید عطاء المحسن بخاری

میرے شاہ جی

یہ کیا دست اجل کو کام سونپا ہے مشیت نے
چمن سے توڑ کر پھولوں کو ویرانے میں رکھ دینا

سید عطاء اللہ شاہ بخاری ایسے مقدس دور کی صدائے بازگشت تھے جس کا آغاز ۱۸۵۷ء کی جنگ پلاسی (بنگال) سے ہوا۔ فرنگی مقامروں نے لالچ، سازش، مکر و فریب اور ظلم و استبداد کے ابلیسی ہتھکنڈوں سے سراج الدولہ کو شکست دی۔ اس شکست کا انتقام لینے کے لئے امیر حیدر علی اور سلطان ٹیپو میسور میں منظم ہوئے اور فرنگی کے دانت کھٹے کئے مگر وہی ابلیسی و پرویزی حیلے یہاں بھی فرنگی کی کامیابی کا ذریعہ بنے۔ ان حادثوں میں ملی زوال کے اسباب کبھی رونما نہ ہوتے اور فرنگی کبھی مسلمانوں کے اقتدار کا خاتمہ نہ کر سکتا۔ اگر بنگال و دکن کا رافضی عنصر دولت و اقتدار کی دہلیز کو نہ چاٹتا اور غداری و سازش کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں نہ ڈالتا۔ ان علقمی زادوں نے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دے کر ہندوستان کی تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ انگریز ہندوستان پر تقریباً قابض ہو گیا۔ ان کی اس رسوائے زمانہ شیعی پالیسی پر ترجمان اسلام علامہ اقبال مرحوم نے ذیل کا یہ شعر کہہ کر انہی غداران ملت اسلامیہ کو ابدی لعنت کا سزاوار ٹھہرایا۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ ملت، ننگ دیں، ننگ وطن

ان رافضیوں، تبرائیوں اور علقمی زادوں کی سلگائی ہوئی منافقت و ملت فروشی کی آگ مغل خانوادے کے آخری تاجدار سراج الدین ظفر کے نابالغ شہزادوں کے سر ناشتہ خواں پر سجا کے جلائی گئی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو جہاد کے فتوے سے تیز تر کرنے والے علماء، مصلح، عوام، مسلمان اور ہندو بھی مولانا احمد شاہ، جنرل بخت خان، تیتو میر رحمہم اللہ اور تانتے شاہ کی کمان میں اس کو بجھاتے بجھاتے شمع کی مانند خود بھی جل بجھے۔

فرنگی استبداد کا دیو خبیث جب رافضیوں کی ملی بھگت سے مسلمان مجاہدوں کے سروں کی فصل کاٹتے کاٹتے اکتا گیا تو فرنگی استعمار نے سزاؤں کا رخ بدل کر جائیداد کی ضبطیوں، کالے پانیوں میں عمر قید کی ذلیل پالیسی سے انسانیت کی تذلیل اور مسلم دشمنی پر مہر ثبت کر دی۔ رافضی نوابوں اور جاگیرداروں نے فرنگی اقتدار کے ماء حمیم کو اوک سے پیا اور سرکاری سرپرستی میں عوامی زندگی میں زہر گھولنا شروع کر دیا تو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی امام الہند بن کر ابھرے اور فرنگی اور اس کے گماشتوں کا قلع قمع کرنے کی ٹھانی۔ احمد شاہ ابدالی، شاہ ولی اللہ کے خوابوں کی تعبیر بن کر ہندوستان میں وارد ہوا اور مسلمانوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارے لگا گیا۔ حالت نے پھر منفی رخ اختیار کیا اور شاہ ولی اللہ ان فرنگی گماشتے رافضیوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تو شاہ عبدالعزیز، سید احمد شہید نے ان کی خالی جگہ پُر کی اور اس تحریک کو جہاد و ہجرت کا نیا رخ دیا۔ اور